کاشت کار اسلامی بھائیوں کے لئے ایک راہنما تحریر

عُشر کے احکام

(زمین کی زکوٰۃ کے مسائل)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام رسالہ : عشر کے احکام(زمین کی زکوٰۃ کے مسائل)
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ(شعبہ اصلاحی کتب)
سن طباعت : ۱۴۲۷ھ بمطابق۲۰۰۶ء
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
ملنے کے پتے : مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارا در کراچی
مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ ،لاہور
مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ ،راولپنڈی
مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ، ملتان
مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹی ، حیدر آباد
مکتبۃ المدینہ نزد ریلوے اسٹیشن، ڈی، ایف آفس، کوئٹہ
مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ صدر، پشاور
مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میرپور، آزاد کشمیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدينۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبہ درسی کُتُب
(۳) شعبہ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبہ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبہ تراجم کُتُب (۶) شعبہ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم
رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو !

الحمدللہ عزوجل ! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک '' دعوتِ اسلامی '' کی مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' (شعبہ اصلاحی کتب) کی طرف سے مختلف موضوعات پر اب تک درجنوں کتابیں اور رسائل عوامِ اہلِ سنت کی خدمت میں پیش کئے جاچکے ہیں۔فی الوقت فقہی موضوع پر مشتمل رسالہ '' عشر کے اَحکام (پیداوارِ زمین کی زکوۃ کے مسائل) '' آپ کے سامنے ہے۔اس مختصر رسالے میں عشر سے متعلق ان تمام مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی ضرورت کاشت کار اسلامی بھائیوں کو پیش آسکتی ہے۔

اس رسالے کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص زمیندار اسلامی بھائیوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رحمتِ عالم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔''

(فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج۲، ص۴۷۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالٰی علٰی محمد

عُشْر کا بیان

سوال: عشر کسے کہتے ہیں؟

جواب: زمین سے نفع حاصل کرنے کی غرض سے اُگائی جانے والی شے کی پیداوار پر جو زکوۃ ادا کی جاتی ہے اسے عشر کہتے ہیں۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس، ج۱، ص۱۸۵، ملخصاً)

سوال: زمین کی زکوۃ کو عشر کیوں کہتے ہیں؟

جواب: زمین کی پیداوار کا عموماً دسواں (1/10) حصہ بطورِ زکوۃ دیا جاتا ہے اس لئے اسے عشر (یعنی دسواں حصہ) کہتے ہیں۔

عشر کے فضائل

سوال: عشر دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: عشر کی ادائیگی کرنے والوں کو انعاماتِ آخرت کی بشارت ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ۔(پ۲۲، سبا:۳۹)

سورہ بقرہ میں ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں

وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

سات بالیں۔ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ، پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

سرورِ عالم ، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بھی ترغیبِ امت کے لئے کئی مقامات پر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے کئی فضائل بیان کئے ہیں : چنانچہ

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ، رءُوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زکوۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا و تضرع (یعنی گریہ زاری) سے استعانت (یعنی مدد طلب) کرو۔'' (پ۳،البقرۃ:۲۶۱،۲۶۲) (مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد، باب فی الصائم، ص۸)

اور حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صاحبِ لولاک ، سیّاح افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی، بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر دور فرما دیا۔''

(المعجم الاوسط، باب الالف،الحدیث ۱۵۷۹،ج۱،ص۴۳۱)

عشر ادانہ کرنے کا وبال

سوال: عشر ادانہ کرنے کا کیا وبال ہے؟

جواب: عشر ادانہ کرنے والے کے لئے قرآن پاک واحادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھانہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔ (پ۴، آل عمران: ۱۸۰)

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، دوعالم کے مالک ومختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کو اللہ عزوجل مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادانہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر اس (زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھانہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔ (پ۴، آل عمران: ۱۸۰)

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ، الحدیث ۱۴۰۳، ج۱، ص ۴۷۴)

حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ عزوجل اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۴۵۷۷، ج ۳، ص ۲۷۵)

حضرتِ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رءُوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے، وہ زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے۔''

(کنزالعمال، کتاب الزکوۃ، الفصل الثانی فی ترہیب مانع الزکوۃ، الحدیث ۱۵۸۰۳، ج ٦، ص ۱۳۱)

کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟

سوال: زمین کی کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود ہو خواہ وہ غلہ، اناج اور پھل فروٹ ہوں یا سبزیاں وغیرہ مثلاً اناج اور غلہ میں گندم، جو، چاول، گنا، کپاس، جوار، دھان (چاول)، باجرہ، مونگ پھلی، مکئی، اور سورج مکھی، رائی، سرسوں اور لوسن وغیرہ۔

پھلوں میں خربوزہ، آم، امرود، مالٹا، لوکاٹ، سیب، چیکو، انار، ناشپاتی،

جاپانی پھل، سنگ ترا، پپیتا، اور ناریل، تربوز، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلوبخارا، گرما، اناناس، انگور اور آلوچہ وغیرہ۔

سبزیوں میں ککڑی، ٹینڈا، کریلا، بھنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینا، کھیرا، ککڑی (تر) اور اروی، توریا، پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن،، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی اور بینگن وغیرہ۔

ان سب کی پیداوار میں سے عشر (یعنی دسواں حصہ) یا نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس، ج ۱، ص ۱۸٦)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں فرمایا:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ

ترجمہ کنزالایمان: کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔ (پ ۸، الانعام: ۱۴۲)

امامِ اہلِسنّت مجدِدِ دین وملت، پروانہ شمع رسالت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃاللہ الرحمٰن لکھتے ہیں کہ اکثر مفسرین مثلاً حضرت ابنِ عباس، طاؤس، حسن، جابر بن زید اور سعید بن المسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس حق سے مراد عشر ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید، کتاب الزکوۃ، ج۱۰، ص۶۵)

جاپانی پھل، سنگ ترا، پپیتا، اور ناریل، تربوز، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلوبخارا، گرما، اناس، انگور اور آلوچہ وغیرہ۔

سبزیوں میں ککڑی، ٹینڈا، کریلا، بھنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینا، کھیرا، ککڑی (تر) اور اروی، توریا، پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی اور بینگن وغیرہ[1]

ان سب کی پیداوار میں سے عشر (یعنی دسواں حصہ) یا نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس، ج۱، ص۱۸۶)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں فرمایا:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ

ترجمہ کنزالایمان: کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔ (پ۸، الانعام: ۱۴۲)

امامِ اہلِسنّت مجدِدِ دین وملت، پروانہ شمع رسالت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃاللہ الرحمٰن لکھتے ہیں کہ اکثر مفسرین مثلاً حضرت ابنِ عباس، طاؤس، حسن، جابر بن زید اور سعید بن المسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس حق سے مراد عشر ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید، کتاب الزکوۃ، ج۱۰، ص۶۵)

کس پیداوار پر عشر واجب نہیں؟

سوال: کن فصلوں پر عشر واجب نہیں؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود نہ ہو ان میں عشر نہیں جیسے ایندھن، گھاس، بید، سرکنڈا، جھاؤ (وہ پودا جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں)، کھجور کے پتے وغیرہ، ان کے علاوہ ہر قسم کی ترکاریوں اور

پھلوں کے بیج کہ ان کی کھیتی سے ترکاریاں مقصود ہوتی ہیں بیج مقصود نہیں ہوتے اور جو بیج دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں مثلاً کندر، میتھی اور کلونجی وغیرہ کے بیج، ان میں بھی عشر نہیں ہے۔ اسی طرح وہ چیزیں جو زمین کے تابع ہوں جیسے درخت اور جو چیز درخت سے نکلے جیسے گوند' اس میں عشر واجب نہیں۔

البتہ اگر گھاس، بید، جھاؤ (وہ پودا جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں) وغیرہ سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود ہو اور زمین ان کے لئے خالی چھوڑ دی تو ان میں بھی عشر واجب ہے۔ کپاس اور بینگن کے پودوں میں عشر نہیں مگر ان سے حاصل کپاس اور بینگن کی پیداوار میں عشر ہے۔

(در مختار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج ۳، ص ۳۱۵، الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکوۃ الزرع، ج ۱، ص ۱۸۶)

عشر واجب ہونے کے لئے کم از کم مقدار

سوال: عشر واجب ہونے کے لئے غلہ، پھل اور سبزیوں کی کم از کم کتنی مقدار ہونا ضروری ہے؟

جواب: عشر واجب ہونے کے لئے ان کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ زمین سے غلہ، پھل اور سبزیوں کی جتنی پیداوار بھی حاصل ہو اس پر عشر یا نصف عشر دینا واجب ہوگا۔ (الفتاوی الھندیۃ، المرجع السابق)

پاگل اور نابالغ پر عشر

سوال: اگر ان کی پیداوار کا مالک پاگل اور نابالغ ہو تو اس کو بھی عشر دینا ہوگا؟

جواب: عشر چونکہ زمین کی پیداوار پر ادا کیا جاتا ہے لہٰذا جو بھی اس پیداوار کا مالک ہوگا وہ عشر ادا کریگا چاہے وہ مجنون (یعنی پاگل) اور نابالغ ہی کیوں نہ ہو۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکوۃ الزرع، ج ۱، ص ۱۸۵، ملخصاً)

قرض دار پر عشر

سوال: کیا قرض دار کو عشر معاف ہے؟

جواب: قرض دار سے عشر معاف نہیں، اس لئے اگر قرض لے کر زمین خریدی

ہو یا کاشت کار پہلے سے مقروض ہو یا قرض لے کر کاشت کاری کی ہو ان سب صورتوں میں قرض دار پر بھی عشر واجب ہے۔''

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج ۳، ص ۳۱۴)

علامہ عالم بن علاء الانصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''زکوۃ کے برخلاف عشر مقروض پر بھی واجب ہوتا ہے۔'' (

(فتاوی تاتار خانیہ، کتاب العشر، ج ۲، ص ۳۳۰)

شرعی فقیر پر عشر

سوال: کیا شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہوگا؟
جواب: جی ہاں، شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہے کیونکہ عشر واجب ہونے کا سبب زمینِ نامی (یعنی قابلِ کاشت) سے حقیقتاً پیداوار کا ہونا ہے، اس میں مالک کے غنی یا فقیر ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔

(ماخوذ من العنایۃ والکفایۃ، کتاب الزکوۃ، باب زکاۃ الزروع، ج ۲ ص ۱۸۸)

عشر کے لئے سال گزرنا شرط ہے یا نہیں؟

سوال: کیا عشر واجب ہونے کے لئے سال گزرنا شرط ہے؟
جواب: عشر واجب ہونے کے لئے پورا سال گزرنا شرط نہیں بلکہ سال میں

ایک ہی کھیت میں چند بار پیداوار ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج ۳، ص ۳۱۳)

مختلف زمینوں کا عشر

سوال: مختلف زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے الگ الگ طریقے استعمال کئے جاتے ہیں، تو کیا ہر قسم کی زمین میں عشر (یعنی دسواں حصہ ہی) واجب ہوگا؟
جواب: اس سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ
☆ جو کھیت بارش، نہر، نالے کے پانی سے (قیمت ادا کئے بغیر) سیراب کیا جائے، اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے،
☆ جس کھیت کی آبپاشی ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے ہو، اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے،
☆ اگر (نہر یا ٹیوب ویل وغیرہ کا) پانی خرید کر آبپاشی کی ہو یعنی وہ پانی کسی کی ملکیت ہے اس سے خرید کر آبپاشی کی، جب بھی نصف عشر واجب ہے،
☆ اگر وہ کھیت کچھ دنوں بارش کے پانی سے سیراب کر دیا جاتا ہے اور کچھ ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے، تو اگر اکثر بارش کے پانی سے کام لیا جاتا

ہے اور کبھی کبھی ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے تو عشر واجب ہے ورنہ نصف عشر واجب ہے۔

(در مختار ورد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج ۳، ص ۳۱۶)

ٹھیکے کی زمینوں کا عشر

سوال: کیا ٹھیکے پر دی جانے والی زمین کی پیداوار پر بھی عشر ہو گا؟
جواب: جی ہاں، ٹھیکے پر دی جانے والی زمین کی پیداوار پر بھی عشر ہو گا۔
سوال: یہ عُشر کون ادا کریگا؟
جواب: اس عشر کی ادائیگی کاشتکار پر واجب ہو گی۔

(رد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج ۳، ص ۳۱۴)

اگر خود فصل نہ بوئی تو عشر کس پر ہے؟

سوال: اگر زمین کا مالک خود کھیتی باڑی میں حصہ نہ لے بلکہ مزارعوں سے کام لے تو عشر مزارع پر ہو گا یا مالکِ زمین پر؟
جواب: اس سلسلے میں دیکھا جائے گا کہ
اگر مزارع سے مراد وہ ہے جو زمین بٹائی پر لیتا ہے یعنی پیداوار میں سے آدھا یا تیسرا حصہ وغیرہ مالکِ زمین کا اور بقیہ مزارع کا ہو تو اس صورت میں

دونوں پر ان کے حصہ کے مطابق عشر واجب ہو گا۔ صدر الشریعۃ، بدر الطریقہ، مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں، ''عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر ہے'' (بہارِ شریعت، ح۵، ص ۵۴)
اوراگر مزارع سے مرادوہ ہے کہ جس کو مالکِ زمین نے زمین اجارہ پر دی مثلاً فی ایکڑ پچاس ہزار روپے تو عشر
مزارع پر ہو گا مالکِ زمین پر نہیں۔ (ماخوذ از بدائع الصنائع، ج۲، ص ۸۴)

مشترکہ زمین کا عشر

سوال: جو زمین کسی کی مشترکہ ملکیت ہو تو عشر کون ادا کریگا؟
جواب: عشر کی ادائیگی میں زمین کا مالک ہونا شرط نہیں ہے بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے اس لئے جو جتنی پیداوار کا مالک ہو گا وہ اس پیداوار کا عشر ادا کریگا۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ ''عشر واجب ہونے کے لئے زمین کا مالک ہونا شرط نہیں بلکہ پیداوار کا مالک

ہونا شرط ہے کیونکہ عشر پیداوار پر واجب ہوتا ہے نہ کہ زمین پر، اور زمین کا مالک ہونا یا نہ ہونا دونوں برابر ہے۔''

(ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج ۳، ص ۳۱۴)

گھریلو پیداوار پر عشر

سوال: گھر یا قبرستان میں جو پیداوار ہو اس پر عشر ہو گا یا نہیں؟

جواب: گھر یا قبرستان میں جو پیداوار ہو، اس میں عشر واجب نہیں ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکوۃ، مطلب مھم فی حکم اراضی مصر والشام السلطانیۃ، ج ۳، ص ۳۲۰)

عشر کی ادائیگی سے پہلے اخراجات الگ کرنا

سوال: کیا عشر کل پیداوار سے ادا کیا جائے گا یا اخراجات وغیرہ نکال کر بقیہ پیداوار سے ادا کیا جائے گا؟

جواب: جس پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب ہو، اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر لیا جائے گا۔ایسا نہیں ہے کہ زراعت، ہل، بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اجرت یا بیج، کھاد اور ادویات وغیرہ کے اخراجات نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، مطلب مہم فی حکم اراضی مصر والشام السلطانیۃ، ج ۳، ص ۳۱۷)

سوال: حکومت کو جو مالگزاری دی جاتی ہے کیا اسے بھی پیداوار سے نہیں نکالا جائے گا؟

جواب: جی نہیں، اس مالگزاری کو بھی پیداوار سے الگ نہیں کیا جائے گا بلکہ

اسے بھی شامل کر کے عشر کا حساب لگایا جائے گا۔

عشر کی ادائیگی

سوال: عشر کب ادا کرنا ہو گا؟

جواب: جب پیداوار حاصل ہو جائے یعنی فصل پک جائے یا پھل نکل آئیں اور نفع اٹھانے کے قابل ہو جائیں تو عشر واجب ہو جائے گا۔ فصل کاٹنے یا پھل توڑنے کے بعد حساب لگا کر عشر ادا کرنا ہو گا۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، مطلب مہم فی حکم اراضی ....الخ، ج ۳، ص ۳۲۱)

عشر پیشگی ادا کرنا

سوال: کیا عشر پیشگی طور پر ادا کیا جا سکتا ہے؟
جواب: اس کی چند صورتیں ہیں:
(۱) جب کھیتی تیار ہو جائے تو اس کا عشر پیشگی دینا جائز ہے۔
(۲) کھیتی بونے اور ظاہر ہونے کے بعد ادا کیا تو بھی جائز ہے۔
(۳) اگر بونے کے بعد اور ظاہر ہونے سے پہلے ادا کیا تو اظہر (یعنی زیادہ ظاہر) یہ ہے کہ پیشگی ادا کرنا جائز نہیں۔
(۴) پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے دیا تو پیشگی دینا جائز نہیں اور ظاہر ہونے کے بعد دیا تو جائز ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الزکاۃ، ج۱، ص۱۸۶)
مدینہ: اگرچہ ذکر کی گئی بعض صورتوں میں پیشگی عشر ادا کرنا جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پیداوار حاصل ہونے کے بعد عشر ادا کیا جائے۔ (البحر الرائق، کتاب الزکوۃ، ج۲، ص۳۹۲)

پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے سے مراد

سوال: پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے سے کیا مراد ہے؟
جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ کھیتی اتنی تیار ہو جائے اور پھل اتنے پک جائیں کہ ان کے خراب ہونے یا سوکھ جانے وغیرہ کا اندیشہ نہ رہے اگرچہ توڑنے یا کاٹنے کے قابل نہ ہوئے ہوں۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۴۱)

پیداوار بیچ دی تو عشر کس پر ہے؟

سوال: پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے کے بعد پھل بیچے تو عشر بیچنے والے پر ہوگا یا خریدنے والے پر؟
جواب: ایسی صورت میں عشر بیچنے والے پر ہوگا۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۴۱)

عشر کی ادائیگی میں تاخیر

سوال: عشر ادا کرنے میں تاخیر کرنا کیسا؟
جواب: عشر پیداوار کی زکوۃ کا نام ہے اس لئے جو احکام زکوۃ کی ادائیگی کے ہیں، وہی احکام عشر کی ادائیگی کے بھی ہیں۔ اس لئے بغیر مجبوری کے اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار ہے اور اس کی شہادت (یعنی گواہی) مقبول نہیں۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب الاول، ج ۱، ص ۱۷۰)

سوال: اگر کوئی عشر واجب ہونے کے باوجود ادا نہ کرے تو کیا کرنا چاہیے؟
جواب: جو خوشی سے عشر نہ دے تو بادشاہ اسلام جبراً (یعنی زبردستی) اس سے عشر لے سکتا ہے اور اس صورت میں بھی عشر ادا ہو جائے گا مگر ثواب کا مستحق نہیں اور خوشی سے ادا کرے تو ثواب کا مستحق ہے۔''

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکوۃ الزرع والثمار، ج ۱، ص ۱۸۵)

مدینہ: یاد رہے کہ زبردستی عشر وصول کرنا بادشاہِ اسلام ہی کا کام ہے عام لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ ایسی صورتِ حال میں اسے عشر ادا کرنے کی ترغیب دی جائے اور رب تعالیٰ کی ناراضگی کا احساس دلایا جائے۔ ایسے لوگوں کو یہ رسالہ پڑھنے کے لئے تحفۃً پیش کرنا بھی بے حد مفید ہوگا، ان شاء اللہ عزوجل۔

عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا استعمال

سوال: کیا عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟
جواب: جب تک عشر ادا نہ کر دے یا پیداوار سے عشر الگ نہ کر لے، اس وقت تک پیداوار میں سے کچھ بھی استعمال کرنا جائز نہیں اور اگر استعمال کر لیا تو اس میں جو عشر کی مقدار بنتی ہے اتنا تاوان ادا کرے البتہ تھوڑا سا استعمال کر لیا تو معاف ہے۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب مھم فی حکم اراضی مصر الخ، ج ۳، ص ۳۲۱، ۳۲۲)

عشر دینے سے پہلے فوت ہوگیا تو؟

سوال: جس پر عشر واجب ہوا اور وہ فوت ہو جائے اور پیداوار بھی موجود ہے تو کیا اس میں سے عشر دیا جائے گا؟
جواب: ایسی صورت میں اگر پیداوار موجود ہو تو اس پیداوار میں سے عشر دیا جائے گا۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکاۃ الزرع، ج ۱، ص ۱۸۵)

عشر میں رقم دینا

سوال: کیا عشر میں صرف پیداوار ہی دینی ہوگی یا اس کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے؟
جواب: موجودہ فصل میں سے جس قدر غلہ یا پھل ہوں ان کا پورا عشر علیحدہ کرے یا

اس کی پوری قیمت (بطورِ عشر) دے، دونوں طرح سے جائز ہے۔ (الفتاوی المصطفویۃ، ص ۲۹۸)

اگر طویل عرصے سے عشر ادا نہ کیا ہو تو؟

سوال: اگر کئی سال عشر ادا نہ کیا ہو تو کیا کِیا جائے ؟

جواب: عشر کی عدمِ ادائیگی پر توبہ کرے اور سابقہ سالوں کے عشر کا حساب لگا کر بقدرِ استطاعت ادا کرتا رہے۔

(ماخوذ از الفتاوی المصطفویہ، ص ۲۹۸)

اگر فصل ہی کاشت نہ کی تو؟

سوال: اگر زراعت پر قادر ہونے کے باوجود کسی نے فصل کاشت نہیں کی تو کیا اس صورت میں بھی اس پر عشر واجب ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے زراعت پر قادر ہونے کے باوجود اگر فصل کاشت نہیں کی تو پیداوار نہ ہونے کی بنا پر اس پر عشر کی ادائیگی واجب نہیں کیونکہ عشر زمین پر نہیں اس کی پیداوار پر واجب ہوتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب العشر، ج ۳، ص ۳۲۳)

فصل ضائع ہونے کی صورت میں عشر

سوال: اگر کسی وجہ سے فصل ضائع ہو گئی تو عشر واجب ہو گا؟

جواب: کھیت بویا مگر پیداوار ضائع ہو گئی مثلاً کھیتی ڈوب گئی یا جل گئی یا سردی

اور لُو سے جاتی رہی تو ان سب صورتوں میں عشر ساقط ہے، جب کہ کل جاتی رہی اور اگر کچھ باقی ہے تو اس باقی کا عشر لیں گے اور اگر جانور کھا گئے تو (عشر) ساقط نہیں اور (عشر) ساقط ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کے بعد اس سال کے اندر اس میں دوسری زراعت تیار نہ ہو سکے اور یہ بھی شرط ہے کہ توڑنے یا کاٹنے سے پہلے ہلاک ہو ورنہ ساقط نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۳۲۳)

عشر کس کو دیا جائے

سوال: عشر کسے دیا جائے ؟

جواب: عشر چونکہ کھیت کی پیداوار کی زکوٰۃ کا نام ہے، اس لئے جن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے ان کو عشر بھی دیا جا سکتا ہے۔

(الفتاوی الخانیہ، کتاب الزکوٰۃ، فصل فی العشر فی مایخرجہ الارض، ج ۱، ص ۱۳۲)

ان لوگوں کو زکوۃ دی جاسکتی ہے:
(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) رِقاب (۵) غارِم (۶) فی سبیل اللہ (۷) ابن السبیل یعنی مسافر۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ۱، ص ۱۸۷)

وضاحت

فقیر: وہ جو مالکِ نصاب نہ ہو۔ مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی، یا اتنی مالیت کی رقم، یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت ہو، یا اتنی مالیت کا ضروریاتِ زندگی سے زائد سامان ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ یا بندوں کا اتنا قرض نہ ہو کہ جسے ادا کرکے ذکر کردہ نصاب باقی نہ رہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ۱، ص ۱۸۷)

مدینہ: ضروریاتِ زندگی سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید تنگی ودشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علم دین سے متعلق کتابیں اور پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کے قرض سے مراد سابقہ زکوۃ یا قربانی واجب ہونے کے باوجود نہ کرنے کی صورت میں جانور کی قیمت صدقہ کرنا ہے۔
مسکین:- وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ وہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (المرجع السابق)

عامل: وہ ہے جسے بادشاہ اسلام نے زکوۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ (المرجع السابق، ص ۱۸۸)
مدینہ: صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ '' عامل اگرچہ غنی ہو اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مال زکوۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اسے لینا بھی ناجائز، ہاں اگر کسی اور مد (یعنی ضمن) میں دیں تو لینے میں حرج نہیں۔ (لیکن فی زمانہ شرعی عامل موجود نہیں ہیں)
(بہار شریعت، حصہ ۵، ص ۵۷)
رِقاب: سے مراد مکاتب غلام ہے۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو۔ فی زمانہ رِقاب موجود نہیں۔ (المرجع السابق)
غارِم: سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ اسے نکالنے کے بعد زکوۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا دوسروں پر قرض باقی ہو مگر لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ج ۳، ص ۳۳۹)

فی سبیل اللہ: یعنی راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنا،اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) کوئی شخص محتاج ہے اور یہ جہاد میں جانا چاہتا ہے اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں ہیں تو اسے مالِ زکوۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عزوجل میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔

(۲) کوئی حج کے لئے جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ نہیں اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں لیکن اسے حج کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں۔

(۳) طالبِ علم، علمِ دین پڑھتا ہے یا پڑھنا چاہتا ہے اس کو بھی دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنا ہے بلکہ طالبِ علم سوال کرکے بھی مال زکوۃ لے سکتا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

(۴) اسی طرح ہر نیک کام میں مالِ زکوۃ استعمال کرنا فی سبیل اللہ یعنی اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ مال زکوۃ (اور عشر) میں دوسرے کو مالک کر دینا ضروری ہے، بغیر مالک کئے زکوۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

(الدر المختار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۴۵)

ابن سبیل: یعنی وہ مسافر (یہاں مسافر سے مراد شرعی مسافر ہے اور شرعی مسافر وہ ہے جو تقریباً 92 کلومیٹر سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو) جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ

رہا، یہ زکوۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر میں مال موجود ہو مگر اسی قدر لے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۸)

مدینہ (۱): صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ " جن لوگوں کی نسبت یہ بیان گیا ہے کہ انہیں زکوۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل (مسافر) اگرچہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوۃ نہیں دے سکتے۔

(بہار شریعت، حصہ ۵، ص۶۳)

مدینہ (۲): زکوۃ دینے والے کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو عشر کو ان تمام افراد میں تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو کسی ایک ہی کو دے دے۔ اگر مالِ زکوۃ اتنا ہے کہ بقدرِ نصاب نہیں ہے تو ایک ہی شخص کو دے دینا افضل ہے اور اگر بقدرِ نصاب ہے تو ایک ہی شخص کو دے دینا مکروہ ہے، لیکن زکوۃ بہر حال ادا ہو جائے گی۔ ہاں اگر وہ شخص غارِم یعنی قرض دار ہے تو اس کو اتنا دے دینا کہ قرض نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے، بلا کراہت جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ۵، ص۵۹)

جن کو عشر نہیں دے سکتے

سوال: وہ کون سے لوگ ہیں جن کو عشر نہیں دے سکتے؟
جواب: عشر چونکہ کھیت کی پیداوار کی زکوۃ کا نام ہے اس لئے جن کو زکوۃ نہیں دے سکتے ان کو عشر بھی نہیں دے سکتے۔ مثلاً
(۱) بنی ہاشم (یعنی ساداتِ کرام) کو زکوۃ نہیں دے سکتے چاہے دینے والا ہاشمی ہو یا غیرِ ہاشمی۔ بنی ہاشم سے مراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبد المطلب کی اولاد ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ۵، ص ۶۳)
(۳) اپنی اصل یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہ اور جن کی اولاد میں یہ (یعنی زکوۃ دینے والا) ہے اور اپنی اولاد مثلاً، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہ کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ج۳، ص ۳۴۴)
(۴) میاں بیوی ایک دوسرے کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔ اسی طرح اگر شوہر طلاق دے چکا ہو اور عورت عدت میں ہو تو شوہر اسے زکوۃ نہیں دے سکتا اور اگر عدت گزر چکی ہو تو زکوۃ دے سکتا ہے

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج ۳، ص ۳۴۵)

امام مسجد کو عشر دینا

سوال: کیا امام مسجد کو عشر دیا جاسکتا ہے؟
جواب: امام مسجد صاحب اگر شرعی فقیر نہ ہوں یا سید صاحب ہوں تو ان کو عشر نہیں دیا جاسکتا اور اگر وہ شرعی فقیر ہوں اور سید زادے نہ ہوں تو اس کو عشر دیا جاسکتا ہے بلکہ اگر وہ عالم ہوں تو انہی کو دینا افضل ہے۔ مگر عالم کو دیتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ اس کا احترام پیشِ نظر ہو اور دینے والا ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو کوئی چیز نذر کرتے ہیں اور معاذ اللہ عزوجل عالم دین کو دیتے وقت اگر حقارت دل میں آئی تو یہ ہلاکت بلکہ بہت بڑی ہلاکت ہے۔
(بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۶۳)
فتاوی عالمگیری میں ہے کہ '' فقیر عالم پر صدقہ کرنا جاہل فقیر پر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ۱، ص ۱۸۷)

سوال: امام مسجد کو بطور اجرت عشر دینا کیسا؟
جواب: امام مسجد کو (حیلہ شرعی کے بغیر) بطور اجرت عشر دینا جائز نہیں کیونکہ مسجد مصارفِ زکوۃ میں سے نہیں ہے اور عشر کے احکام وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں۔

(ماخوذ من الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ۱، ص ۱۸۸)

مدینہ: فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ زکوٰۃ (وعشر) کا شرعی حِیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالِک کردیں اور وہ (تعمیر مسجِد وغیرہ میں) صَرف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار ج۳ ص ۳۴۳)
مزید تفصیل کے لئے ''قضا نمازوں کا طریقہ'' از امیر اہلِ سنت، بانی دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کا مطالعہ کریں۔

خریف کی فصلیں، سبزیاں اور پھل

خریف: اِس سے مراد موسم گرما کی فصلیں ہیں جن کی کاشت موسم گرما کے آغاز میں مارچ تا جون جبکہ کٹائی موسم گرما کے اختتام اور خزاں میں اگست تا نومبر ہوتی ہے۔
خریف کی اہم فصلیں:
کپاس، جُوار، دھان (چاول)، باجرہ، مُونگ پھلی، مکئی، کماد (یعنی گنّا) اور سورج مُکھی خریف کی اہم فصلیں ہیں دالوں میں دال مونگ، دال ماش اور لوبیا خریف میں کاشت ہوتی ہیں۔

سبزیاں: گرمیوں میں کدو شریف، (ٹِنڈا) ٹینڈا، کریلا، بھنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گِھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینہ، کِھیرا، کَکڑی (تر) اور اَرْوِی شامل ہیں۔
پھل: موسم گرما میں خربوزہ، تربوز، آم، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلو بخارا، گرما، اناس، انگور اور آلوچہ شامل ہیں۔

ربیع کی فصلیں، سبزیاں اور پھل

ربیع: اِس سے مراد موسم سرما کی فصلیں ہیں جن کی کاشت موسم سرما کے آغاز میں اکتوبر سے دسمبر تک ہوتی ہے اور کٹائی موسم سرما کے اختتام اور موسم بہار میں جنوری تا اپریل ہوتی ہے۔
ربیع کی اہم فصلیں:
ربیع کی اہم فصلوں میں گَندُم، چنا، جَو، برسیم، توریا، رائی، سرسوں اور لُوسن ہیں دالوں میں مسور کی دال ربیع کی اہم فصل ہے۔
سبزیاں: پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن، مولی، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی شامل ہیں۔

پھل: ربیع کے پھلوں میں مالٹا، لوکاٹ، بیر، امرود، سیب، چیکو، انار، ناشپاتی، آم لوک (جاپانی پھل)، سنگترا، پپیتا، اور ناریل شامل ہیں۔ عموماً شہد بھی ربیع کی فصل کے ساتھ ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کیجیے

الحمد للہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی 30 سے زیادہ شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے۔برائے کرم! اپنی زکوٰۃ وعُشر اور صدقات وخیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں،پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر ان کے زکوٰۃ وعشر اور دیگر عطیّات دعوت اسلامی کے مَدَنی مرکز پر پہنچا کر یا کسی ذمّہ دار اسلامی بھائی کو دے کر یا مَدَنی مرکز پر فون کرکے کسی اسلامی بھائی کو طلب فرما کر انہیں عنایت فرمادیجئے۔اللہ عزوجل آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔ امین بجاہِ النّبیّ الاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران،پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان

فون: 91-4921389

www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں

(۱) 60 مُمالِک: اَلحمدُ لِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' تادمِ تحریر دنیا کے تقریباً 60 ممالِک میں اپنا پیغام پہنچا چکی ہے اور آگے کُوچ جاری ہے۔

(۲) کُفّار میں تبلیغ: لاکھوں بے عمل مسلمان، نَمازی اور سنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ مختلف ممالک میں کُفار بھی مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مُشَرّف بہ اسلام ہوتے رَہتے ہیں۔

(۳) مَدَنی قافِلے: عاشِقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیّت کے بے شمار مَدَنی قافِلے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کرکے علمِ دین اور سنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

(۴) مَدَنی تربیّت گاہیں: مُتعَدّد مقامات پر مَدَنی تربیّت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور ونزدیک سے اسلامی بھائی آکر قیام کرتے عاشقانِ رسول کی صحبت میں سنّتوں کی تربیّت پاتے اور پھر قُرب وجوار میں جا کر ''نیکی کی دعوت'' کے مَدَنی پھول مہکاتے ہیں۔

(۵) مساجِد کی تعمیر: کیلئے مجلس خُدّامُ المساجد قائم ہے، مُتَعَدّد مساجِد کی تعمیرات کا ہر وَقت سلسلہ رَہتا ہے، کئی شہروں میں ''مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ'' کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے۔

(٦) آئمّہ مساجِد: بے شُمار مساجِد کے امام و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مُشاہَرے (تنخواہوں) کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

(۷) گونگے، بہرے اور نابینا: ان کے اندر بھی مَدَنی کام ہو رہا ہے اور ان کے مَدَنی قافِلے بھی سفر کرتے رہتے ہیں۔

(۸) جیل خانے : قیدیوں کی تعلیم وتربیّت کے لئے جیل خانوں میں بھی مَدَنی کام کی ترکیب ہے۔ کئی ڈاکو اور جرائم پیشہ اَفراد جیل کے اندر ہونے والے مَدَنی کاموں سے مُتأثّر ہو کر تائب ہونے کے بعد رہائی پا کر عاشقان رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بننے اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پا رہے ہیں، آتشیں اسلحہ کے ذریعے اندھادُھند گولیاں برسانے والے اب سُنّتوں کے مَدَنی پھول برسا رہے ہیں ! مُبلّغین کی انفرادی کوششوں کے باعِث کُفّار قیدی بھی مُشرَّف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔

(۹) اجتماعی اعتِکاف : دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرہ میں اِجتماعی اعتِکاف کا اہتِمام کیا جاتا ہے۔ ان میں اسلامی بھائی علمِ دین حاصل کرتے، سنّتوں کی تربیّت پاتے ہیں نیز کئی مُعتَکِفین چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔

(۱۰) حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع : دنیا کے مختلف ممالِک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماعات کے عِلاوہ عالَمی اور صُوبائی سطح پر بھی سنّتوں بھرے اجتِماعات ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشِقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور

اجتِماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بھی بنتے ہیں۔ مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں واقع صَحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا بینَ الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں دنیا کے کئی ممالِک سے مَدَنی قافِلے شرکت کرتے ہیں۔ بِلاشُبہ یہ حج کے بعد مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتِماع ہوتا ہے۔ صحرائے مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان اور صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی ملکیّت ہے۔

(۱۱) اسلامی بہنوں میں مَدَنی انقلاب : اِسلامی بہنوں کے بھی شرعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدَّد مقامات پر ہفتہ وار اجتِماعات ہوتے ہیں۔ لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں با عمل، نَمازی اور مَدَنی بُرقعوں کی پابند بن چکی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اکثر گھروں کے اندر ان کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارس بنام مدرسۃالمدینہ (برائے بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق فقط (بابُ المدینہ کراچی) میں اسلامی بہنوں کے دو ہزار مدرسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قراٰنِ پاک، نماز اور سنتوں کی مفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

(۱۲) مَدَنی انعامات : اِسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طَلَباء کو فرائض و واجِبات، سُنَن و مُستَحَبّات اور اَخلاقیات کا پابند بنانے اور مہلکات (یعنی گناہوں) سے بچانے کے لیے

مَدَنی اِنعامات کی صورت میں ایک نظامِ عمل دیا گیا ہے۔ بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَباء مَدَنی اِنعامات کے مطابِق عمل کرکے روزانہ سونے سے قبل ''فکرِ مدینہ'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر کارڈ یا پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔

(۱۳) مَدَنی مذاکَرات : بسااوقات مَدَنی مُذاکَرات کے اجتِماعات کاانعِقاد بھی ہوتا ہے جس میں عقائد و اعمال، شرِیعت و طریقت تاریخ وسیرت، طِبابت و روحانیت وغیرہ مختلف مَوضُوعات پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ (یہ جوابات خود امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں۔ مجلسِ مکتبۃ المدینہ)

(۱۴) روحانی علاج اور استخارہ : دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔

(۱۵) حُجّاج کی تربیّت : حج کے موسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیّت کرتے ہیں۔ حج و زیارتِ مدینہ منوّرہ میں رہنُمائی کیلئے مدینے کے مسافِروں کو حج کی کتابیں بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

(۱۶) تعلیمی ادارے : تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطُلَبا کو میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سنّتوں سے رُوشناس

کروانے کے لئے بھی مَدَنی کام ہو رہا ہے۔ بے شُمار طُلَباء سنّتوں بھرے اجتِماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بھی بنتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتعَدّد دنیوی علوم کے دلدادہ بے عمل طُلَبا، نَمازی اور سُنّتوں کے عادی ہو گئے۔

(۱۷،۱۸) جامِعۃُ المدینہ : کثیر جامِعات بنام ''جامِعۃُ المدینہ'' قائم ہیں ان کے ذَرِیعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسب ضَرورت قیام وطعام کی سَہولتوں کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو عالمہ کورس کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ درسِ نظامی سے فارغ التحصیل ہونے والوں کو تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) بھی کروایا جاتا ہے۔ اہلسنت کے مدارس کے ملک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباًہر سال ''دعوت اسلامی'' کے جامعات کے طلباء اور طالبات پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے بسااوقات اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

(۱۹) مدرَسۃُ المدینہ : اندرون وبیرونِ ملک حفظ و ناظِرہ کے لاتعداد مدارِس بنام ''مدرَسۃُ المدینہ'' قائم ہیں۔ پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش42000 (بیالیس ہزار) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ و ناظِرہ کی مُفت تعلیم دی جارہی ہے۔

(۲۰) مدرسۃ المدینہ (بالغان) : اسی طرح مختلف مساجد وغیرہ میں عموماً بعد نماز عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قران کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور

سنتوں کی مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(۲۱) شِفاخانے : محدود پیمانے پر شِفاخانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طُلَباء اور مدنی عَمَلہ کا مُفت علاج کیا جاتا ہے۔ ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسب ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

(۲۲) تَخَصُّص فِی الْفِقْہ: یعنی '' مفتی کورس ''کا بھی سلسلہ ہے جس میں مُتَعَدَّد عُلَمائے کرام اِفتاء کی تربِیَت پا رہے ہیں۔

(۲۳) دارُ الافتاء اہلِ سنت : مسلمانوں کے شَرعی مسائل کے حل کے لئے مُتَعَدَّد ''دارُ الافتاء'' قائم کئے گئے ہیں جہاں دعوتِ اسلامی کے مبلغین مفتیانِ کرام ، بالمشافہ ، تحریری اور مکتوبات کے ذَرِیعے شَرعی مسائل کا حل پیش کر رہے ہیں۔اکثر فتاوٰی کمپیوٹر پر کمپوز کرکے دیئے جاتے ہیں۔

(۲۴) انٹرنیٹ : انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذَرِیعہ دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جارہا ہے۔

(۲۵) ASK THE IMAM : دعوتِ اسلامی کی website میں ASK THE IMAM پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل بتایا جاتا، کفّار کے اسلام پر اعتِراضات کے جوابات دیئے جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔

(۲۶،۲۷) مکتبۃُ المدینہ اور المدینۃُ العِلمیّۃ: ان دونوں اداروں کے ذَرِیعے سرکارِ اعلیٰحضرت اور دیگر عُلَمائے اہلسنّت کی کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَل دعوتِ اسلامی نے اپنا پریس بھی قائم کر لیا ہے۔ نیز سنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرات کی لاکھوں کیسیٹیں بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

(۲۸) مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل: غیر محتاط کُتب چھاپنے کے سبب امّت مسلمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہِ جاریّہ کے سدّ باب کے لئے '' مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل '' قائم ہے جو مُصَنِّفِین و مُؤَلِّفِین کی کُتُب کو عقائد، کفرِیّات، اَخلاقیات، عَرَبی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحظہ کرکے سند جاری کرتی ہے۔

(۲۹) مختلف کورسز: مُبَلِّغِینکی تربِیَت کے لئے مختلف کورسز کا اہتمام کیا گیا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیّتی کورس، گونگے بہروں کے لئے 30 دن کا تَرِبیّتی کورس، امامت کورس اور مُدرّس کورس وغیرہم۔

(۳۰) فیضانِ قرآن وسنّت کورس: اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء، اساتذہ اور سٹاف کو ضَروریاتِ دین سے رُوشَناس کروانے کے لئے اپنی نوعیّت کا مُنفرِد '' فیضانِ قرآن وسنّت کورس '' بھی شروع کیا گیا ہے، اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔

مآخذومراجع

قرآن مجید ترجمہ کنزالایمان ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

صحیح البخاری دارالکتب العلمیہ بیروت

صحیح مسلم دارابن حزم بیروت

مراسیل ابی داؤدمع ابی داؤد کتب خانہ رشیدیہ دہلی

المعجم الاوسط دار الکتب العلمیة
درمختار مع ردالمحتار دار المعرفه بیروت
ردالمحتار دار المعرفه بیروت
کنزالعمال دارالکتب بیروت
فردوس الاخبار دار الفکر بیروت
الفتاوی الهندیة کوئٹه
الفتاوی الخانیة پشاور
البحرالرائق کوئٹه
النهر الفائق ملتان
فتاوی رضویه رضافاؤنڈیشن لاہور
الفتاوی المصطفویه شبیر برادرز لاہور
بہار شریعت مکتبه رضویه باب المدینه
بدائع الصنائع دارالفکر بیروت

تصحیح نامه

عشر کے احکام ﴿تصحیحات﴾

صفحہ نمبر	تصحیح سے پہلے	تصحیح کے بعد	لائن نمبر
3	بحسنِ خوبی	بحسن وخوبی	8
5	مدنی انعامات پر عمل اور	مدنی انعامات پر عمل کرنے اور	12
6	پیدوار	پیداوار (تین مقامات پر)	5.6.7
9	اوگاہیں	اوگائیں	آخری سطر
10	گریہ زاری	گریہ وزاری	سیکنڈ لاسٹ
13	رؤف	رءُوف	5
15	اونصف عشر	اونصف العشر	8
16.17	زکوۃ زرع	زکوۃ الزرع	آخری اور 11
19	کچھ ڈول	کچھ دن ڈول	آخری
22.26	مطلبمھمم	مطلب مہم	6.3
27	باوجوداگر فصل	باوجود فصل	9
28	کا......ٹنے	کاٹنے (ایک لائن میں کیا گیا ہے)	5
32	یہ بیان گیا ہے	یہ بیان کیا گیا	5
34	امام مسجد صاحب/ مصارف زکوۃ میں نہیں ہے	امام صاحب/ مصارف زکوۃ میں سے نہیں ہے	3 اور آخری
35	تفصیل کے لئے ''قضا نمازوں کا طریقہ''	تفصیل کے لئے رسالہ ''قضا نمازوں کا طریقہ''	5
36	اس موسم میں اٹھائی جانے والی سبزیوں میں	حذف کردیا گیا	12